(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شانِ سیدنا امیر معاویہ

مصنف: مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب

المدینہ لائبریری ٹیم

شانِ امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ یونس آیت نمبر 64 کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کی اس بابرکت محفل میں ہم ایک ایسی ہستی کا تعارف اور ان کے فضائل ومناقب بیان کریں گے۔ جن کا ذکر بہت کم کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے انہیں بہت شان وعظمت سے نوازا ہے۔ کوئی ان کو کاتب وحی کہتا ہے، کوئی ان کو رازدار رسول کہتا ہے۔ کوئی ان کو مومنوں

کے ماموں جان کہتا ہے، کوئی ان کو عادل بادشاہ کہتا ہے، کوئی ان کو کریم کہتا ہے تو کوئی امیر المومنین کہتا ہے۔

میری مراد مشہور صحابیٔ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آیئے آپ کے متعلق کچھ ایسی معلومات جسے سن کر ہمارا ایمان تازہ ہو جائے، بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

☆نام، لقب اور کنیت:

آپ کا اصل نام ''معاویہ'' ہے۔ علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری کتاب العلم جلد دوم صفحہ نمبر 69 پر فرماتے ہیں کہ ''معاویہ'' نام کے بیس سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ لغت میں معاویہ کے کئی معنی ہیں جن میں دو معنی ''بہادر'' اور ''بلند آواز'' ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ اگر کسی کا نام معنی درست نہ ہوتا تو آپ وہ نام تبدیل فرما دیتے مگر معاویہ وہ نام ہے جو نبی پاک ﷺ کی زبان حق ترجمان سے کئی مرتبہ ادا ہوا۔ اسی نام سے پکار کر نبی پاک ﷺ نے آپ کو دعا سے نوازا اور آپ کا نام تبدیل نہ فرمایا۔

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ آپ کا لقب ناصر لدین اللہ (اللہ کے دین کے مددگار) اور ناصر لحق اللہ (اللہ کے حق کے مددگار) ہے (تاریخ

الخمیس، جلد 2، ص 291)

☆ ولادت:

الاصابہ جلد 6 صفحہ نمبر 120 پر امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کی ولادت ظہور نبوت سے پانچ سال قبل تقریبا 604 میں ہوئی۔

☆ سلسلۂ نسب:

آپ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے پانچویں پشت میں اور والدہ کی طرف سے بھی پانچویں پشت میں حضور ﷺ سے مل جاتا ہے لہذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نسبی لحاظ سے حضور ﷺ کے قریبی اہل قرابت میں سے ہیں۔

☆ قبول اسلام:

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب امیر معاویہ کے صفحہ نمبر 41 پر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خاص صلح حدیبیہ کے دن 7 ہجری میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے۔ پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔

☆والدین کا تعارف اور قبول اسلام

زرقانی شریف جلد دوم صفحہ نمبر 440 پر ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور والدہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے فتح مکہ (8 ہجری) بمطابق (629ء) کے روز سید دوعالم ﷺ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ نمبر 469 پر ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی پاک ﷺ نے حضرت ابوسفیان ﷺ کے گھر کو ''دارالامان'' یعنی امن کا گھر قرار دے کر آپ رضی اللہ عنہ کو خصوصی امتیاز سے نوازا۔

مسلم کتاب المناقب حدیث نمبر 168 پر ہے کہ ایک موقع پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے باگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! میری تین باتیں قبول فرمایئے۔ پہلی بات میری بیٹی ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کرتا ہوں۔ دوسری بات معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ مجھے لشکر کا امیر مقرر فرمادیجئے تا کہ میں کفار سے ایسے لڑوں جیسے مسلمانوں سے لڑتا تھا۔

نبی پاک ﷺ نے ہر سوال پر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا۔

☆حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی

رسول اللہ ﷺ سے محبت:

حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے بھی قبول اسلام کے بعد اپنی تمام تر کوششیں دین اسلام کی سربلندی میں صرف فرمائیں۔آپ بھی صحابیات کی مبارک صف میں شامل ہوگئیں اور حضور ﷺ کو سارے جہاں سے بڑھ کر چاہنے لگیں۔

بخاری شریف میں حدیث نمبر 3825 پر ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔حضرت ہند رضی اللہ عنہا، نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! اسلام لانے سے قبل روئے زمین پر آپ کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا رسوا ہونا مجھے محبوب نہ تھا مگر اب حال یہ ہے کہ روئے زمین پر آپ کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا عزت دار ہونا مجھے پسند نہیں۔

تاریخ ابن عساکر جلد نمبر 70 صفحہ نمبر 184 پر نقل ہے کہ جب حضرت ہند رضی اللہ عنہا اسلام لائیں تو اپنی خادمہ کے ہاتھ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بکری کے دو بھنے ہوئے بچے بطور ہدیہ بھیجے۔

اس وقت حضور ﷺ وادئ ابطح میں جلوہ گر تھے۔خادمہ آپ ﷺ کے خیمہ کے قریب پہنچی۔سلام عرض کیا اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت

طلب کی۔ اجازت ملنے پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو اس وقت حضور ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ام سلمہ، حضرت میمونہ اور بنو عبد المطلب کی بعض خواتین بھی حاضر تھیں۔

خادمہ نے عرض کیا کہ میری مالکہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے یہ ہدیہ آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے اور انہوں نے آپ سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کی ہے کہ ان دنوں ہماری بکریوں نے تھوڑے بچے جنے ہیں (ورنہ آپ کی شان کے لائق ہدیہ بھیجا جاتا، بہر حال یہ معمولی ہدیہ حاضر خدمت ہے) سید عالم ﷺ نے حضرت ہند کو دعا سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بکریوں میں برکت فرمائے اور ان میں اضافہ فرمائے۔ اس کے بعد وہ خادمہ اپنی مالکہ حضرت ہند کے پاس واپس آئی اور بارگاہ رسالت سے ملنے والی دعا کی خبر سنائی۔ حضرت ہند دعائیہ کلمات کو سن کر نہایت خوش ہوئیں۔ ان کی خادمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہماری بکریوں کی تعداد میں ایسی کثرت اور زیادتی ہوئی جو اس سے قبل ہم نے نہ دیکھی تھی۔ حضرت ہند فرماتی تھیں۔ یہ نبی پاک ﷺ کی دعائے برکت کا نتیجہ ہے اور یہ فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی۔

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والدین پکے سچے

مومن اور مرتبۂ صحابیت پر فائز تھے۔ ان کی تعظیم وتکریم ہمارے ایمان میں داخل ہے اور ان کی بے ادبی اور گستاخی دوزخ کا راستہ ہے۔

☆حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صورت وسیرت:

البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ نمبر 223 پر نقل ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قامت تھے۔ آپ کا رنگ سفید، خوبصورت اور شخصیت رعب دار تھی۔ سر اور داڑھی میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ جس کے رنگ کے سبب آپ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

☆سرکار ﷺ سے سسرالی رشتہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کے حقیقی سالے ہیں کیونکہ آپ کی حقیقی بہن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سرور کونین ﷺ کی زوجہ ہیں۔ مثنوی شریف میں مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضور ﷺ کی زوجہ اور مومنوں کی ماں ہیں اور حضرت امیر معاویہ ان کے حقیقی بھائی ہیں لہذا آپ تمام مومنوں کے ماموں جان ہیں۔

☆احادیث کی روشنی میں

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

1: تاریخ ابن عساکر جلد 59 صفحہ نمبر 89 پر نقل ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ ایک دن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چار پائی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا۔ یہ کون ہے؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یہ میرے بھائی معاویہ ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یقیناً میں ان سے محبت کرتی ہوں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ ان سے محبت کرو، بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت کرے اور جبریل و میکائیل بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اے ام حبیبہ! اللہ تعالیٰ جبریل و میکائیل سے بھی بڑھ کر معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔

2: ریاض النضرہ باب ثانی جلد اول صفحہ نمبر 36 پر حدیث شریف نقل ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرور کونین ﷺ نے عشرہ مبشرہ کے فضائل بیان فرمائے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی یوں ذکر فرمایا۔ معاویہ بن ابی سفیان میرے رازداروں میں سے ہیں جس نے ان تمام سے محبت کی، وہ نجات پا گیا اور جس نے ان

سے بغض رکھا، ہلاک ہو گیا۔

3: مسند الفردوس باب الیاء جلد 5 صفحہ نمبر 393 پر حدیث نمبر 8530 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک دن سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا، وہ جنتی ہے (اتنے میں) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو پھر آپ نے دو انگلیاں (درمیانی اور اس کے ساتھ والی) ملا کر فرمایا۔ تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔

4: تاریخ ابن عساکر جلد 59 صفحہ نمبر 92 پر حدیث نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت (آپ کے بھائی) معاویہ کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان پر نور کی چادر ہو گی۔

5: تاریخ ابن عساکر جلد 59 صفحہ نمبر 90 پر حدیث نقل ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ اے معاویہ جو تیری فضیلت میں شک کرے، وہ قیامت کے روز یوں اٹھایا جائے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہو گا۔

6: طبرانی معجم الاوسط جلد اول صفحہ نمبر 497 پر حدیث نمبر 1838

نقل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جلوہ گر تھے۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو کون ہے؟ عرض کی، معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہیں بلالو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے کان پر قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ کتابت فرمایا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ! تمہارے کان پر قلم کیسا ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میں اس قلم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے تیار رکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میری خواہش ہے کہ تم صرف وحی کی کتابت کیا کرو اور میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہی کرتا ہوں۔ تم کیسا محسوس کرو گے جب اللہ تمہیں پوشاک پہنائے گا؟ یعنی خلافت عطا فرمائے گا۔ (یہ بات سن کر) حضرت ام حبیبہ اٹھیں اور حضور ﷺ کے روبرو بیٹھ کر عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا اللہ میرے بھائی کو خلافت عطا فرمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن اس میں آزمائش ہے۔ آزمائش ہے، آزمائش ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ان کے لئے دعا فرمادیجئے۔ نبی پاک ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ! معاویہ کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرما۔ انہیں ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں ان کی مغفرت فرما۔

☆ آپ کو لکھنا محبوب خدا ﷺ نے سکھایا:

کتاب الشفاء جلد اول صفحہ نمبر 357 پر نقل ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی پاک ﷺ کے سامنے لکھ رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: دوات میں صوف (کپڑا) ڈالو اور قلم کو ٹیڑھا کاٹو اور ''بسم اللہ'' کی ''ب'' کھڑی لکھو اور ''س'' کے دندانے جدا جدا رکھو اور ''میم'' کے دائرے کو بند نہ کرو اور اسم ''اللہ'' خوبصورت لکھو، لفظ ''رحمن'' بھی واضح اور خوبصورت لکھو اور لفظ ''رحیم'' بھی عمدہ اور اچھا لکھو۔

☆ شیطان نے نماز کے لئے جگایا:

مثنوی معنوی مع شرح بحر العلوم دفتر دوم صفحہ نمبر 328 پر علامہ جلال الدین رومی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ کے محل میں داخل ہو کر کسی نے آپ کو فجر کے لئے بیدار کیا تو آپ نے دریافت فرمایا تو کون ہے؟ اور کس کے لئے تو نے مجھے جگایا ہے؟ تو اس نے جواب

دیا۔اے امیر معاویہ! میں شیطان ہوں۔آپ نے حیران ہوکر پوچھا اے شیطان! تیرا کام تو انسان سے گناہ کروانا ہے اور تو نے مجھے نماز کے لئے جگا کر مجھے نیک عمل کرنے کا موقع دیا،اس کی کیا وجہ ہے؟

تو شیطان حیلوں بہانوں سے بات ٹالنے لگا،کبھی اپنے نیک ہونے کا دعویٰ کرتا اور کبھی کہتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلی ہے۔کبھی کہتا کہ میں نیکی کی دعوت دینا پسند کرتا ہوں تو کبھی کہتا کہ میں تو ہمیشہ سے ہی نیک ہوں،مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑے رکھا اور جب تک حقیقت حال سے آگاہ نہ ہوئے،نہ چھوڑا۔بالاخر اس مردود نے بتا ہی دیا کہ اے امیر المومنین! میں جانتا ہوں کہ اگر سوتے رہنے میں آپ کی نماز فجر قضا ہو جاتی تو آپ خوف خدا سے اس قدر روتے اور اس کثرت سے توبہ و استغفار کرتے کہ خدا کی رحمت کو آپ کی بے قراری وگریہ وزاری پر رحم آجاتا اور وہ آپ کی قضاء نماز قبول فرما کر ادا نماز سے ہزاروں گنا زیادہ اجر وثواب عطا فرما دیتا چونکہ مجھے خدا کے نیک بندوں سے بغض وحسد ہے،اس لئے میں نے آپ کو جگا دیا تا کہ آپ کو زیادہ ثواب نہ مل سکے۔

☆اصلاح کرنے والے کو تخت پر بٹھایا:

طبرانی شریف اور مسند ابو یعلیٰ میں یہ واقعہ نقل ہے کہ حضرت ابو قبیل

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے اور اپنے خطبہ میں فرمایا۔ یہ (اجتماعی) مال ہمارا ہے اور خراج کا مال اور مال غنیمت ہمارا ہے، جسے چاہیں گے، دیں گے، جسے چاہیں گے، نہیں دیں گے، اس پر کسی نے کچھ نہیں کہا۔

اگلے جمعہ کو بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پھر یہی بات کہی، اس پر بھی کسی نے کچھ نہیں کہا۔

جب تیسرا جمعہ آیا تو پھر انہوں نے (خطبہ میں) یہی بات کہی تو حاضرین مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا ہرگز نہیں۔ یہ (اجتماعی) مال ہمارا ہے اور یہ خراج کا مال اور مال غنیمت بھی ہمارا ہے لہذا جو ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا، ہم اپنی تلواروں سے اس کو اللہ کے فیصلہ کی طرف لے جائیں گے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (منبر سے) نیچے اتر آئے اور اس آدمی کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا (اور جب وہ آ گیا تو) اسے اندر بلالیا۔ لوگ کہنے لگے۔ یہ آدمی تو ہلاک ہوگیا۔ پھر لوگ اندر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ آدمی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا۔ اس آدمی نے مجھے زندہ

کر دیا۔ اللہ اسے زندہ رکھے، میں نے رسول پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد ایسے امیر ہوں گے کہ اگر وہ کوئی (غلط) بات کہیں گے تو کوئی ان کی تردید نہ کر سکے گا۔ وہ آگ میں ایک دوسرے پر ایسے اندھا دھند گریں گے جیسے (کسی درخت کے اوپر سے) بندر ایک دوسرے پر چھلانگ لگاتے ہیں، چنانچہ میں نے پہلے جمعہ کو یہ (غلط) بات (جان بوجھ کر) کہی تھی۔ کسی نے میری تردید نہیں کی۔ جس سے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں میں (آگ میں گرنے والے) ان امیروں میں سے نہ ہوں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں تو ضرور ان ہی امیروں میں سے ہوں، پھر میں نے تیسرے جمعہ کو وہی بات تیسری مرتبہ کہی تو اس آدمی نے کھڑے ہو کر میری تردید کی۔ اس طرح اس نے مجھے زندہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے زندہ رکھے۔

محترم حضرات! یہ شان ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کہ سرعام آپ کی غلطی کی نشاندہی کرنے والے کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور موجودہ حکمرانوں میں سے کوئی ہوتا تو قتل کروا دیتا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے کس قدر ڈرتے تھے کہ آپ جان بوجھ کر یہ بات کہہ کر معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کہیں میرا شمار دوزخ میں گرنے والے امیروں میں تو نہیں؟

لہذا معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار جنتی حضرات میں ہوتا ہے۔

☆ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلبیت اطہار سے محبت:

1: صواعق محرقہ میں امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام ابن عساکر نے روایت کی کہ جنگ (صفین) کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے، آپ دیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابھی نہیں ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا بڑا احترام کیا اور ایک لاکھ نذرانہ پیش کیا۔

2: طبقات ابن سعد جلد 6 ص 409 پر نقل ہے کہ حضرت محمد بن ابو یعقوب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرماتے تو مرحباً واہلاً بابن رسول اللہ یعنی خوش آمدید اے ابن رسول اللہ کہتے ہوئے ان کا استقبال فرماتے

اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم ارشاد فرماتے۔

اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے لئے بھی تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم ارشاد فرماتے۔

3: تاریخ ابن عساکر جلد 14 صفحہ نمبر 206 پر نقل ہے کہ حضرت علامہ ابوالقاسم علی بن حسن شافعی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مرض وصال میں اپنے بیٹے یزید کو بلا کر وصیتیں کی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ تھی کہ نواسہ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ پر احسان و مروت کی نظر رکھنا کیونکہ وہ لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان سے نرمی کرنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

محترم حضرات! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، اہلبیت اطہار سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ ان کی مالی مدد بھی فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ آخری وقت میں اپنے بیٹے یزید کو وصیت بھی کی کہ نواسہ رسول پر احسان و مروت کی نظر رکھنا۔ اب والد کی وصیت و نصیحت کے باوجود بیٹا ان کے انتقال کے بعد ظلم وستم کا بازار گرم کرے تو اس میں والد ماجد کا کیا قصور؟

☆ تبرکات رسول سے امیر معاویہ کی محبت:

تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 185 پر نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی اکرم ﷺ کا کرتا، ایک تہبند، ایک چادر اور چند موئے مبارک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ مقدس کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف وموئے مبارک میرے منہ اور ناک پر رکھ دیئے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیئے جائیں اور پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کردیا جائے۔

محترم حضرات! صحابہ کرام علیہم الرضوان! اپنے آقا ومولا ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا کس قدر احترام کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان تبرکات کو اپنی بخشش کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

☆ وصال کے وقت عاجزی:

لباب الاحیاء صفحہ نمبر 352 پر نقل ہے کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے بٹھاؤ۔ جب آپ کو بٹھایا گیا تو آپ اللہ کا ذکر وتسبیح کرنے لگے پھر روتے ہوئے (اپنے آپ سے) فرمایا۔ اے معاویہ! اب بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر یاد آیا۔ اس وقت کیوں یاد نہ آیا۔ جب جوانی کی شاخ تروتازہ

تھی۔ یہ کہنے کے بعد آپ اس قدر روئے کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرنے لگے۔ اے میرے رب! اس گناہ گار سخت دل بوڑھے پر رحم فرما۔ اے اللہ! میری لغزش سے درگزر فرما۔ میری خطا معاف فرما اور اپنے حلم و بردباری سے اس بندے کو اپنی طرف لوٹا جو تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ ہی تیرے سوا کسی پر بھروسہ رکھتا ہے۔

عزیزان گرامی! یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے ساری زندگی اطاعت الٰہی، اطاعت رسول اور اسلام کی سربلندی میں گزاری مگر وصال کے وقت کتنی عاجزی فرمارہے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ کچھ نہیں کیا۔ یہ ہماری تعلیمات کے لئے ہے کہ تم بھی اپنی زندگی کو غنیمت جان کر اپنے رب کو راضی کرلو۔

☆وصال مبارک:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وصال 4 رجب المرجب 60ھ بروز جمعرات ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 78 برس تھی۔

البدایہ والنہایہ میں ہے کہ آپ کی نماز جنازہ صحابی رسول حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ دمشق میں باب الصغیر کے پاس آپ کا مزار پرانوار ہے۔

☆مولا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حکومت معاویہ کو برا نہ سمجھو:

دلائل النبوہ للبیہقی جلد 6 صفحہ نمبر 466 پر نقل ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین سے واپسی پر فرمایا۔ امیر معاویہ کی حکومت کو برا نہ سمجھو۔ اللہ کی قسم! جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اندرائن کے پھلوں کی طرح زمین پر گریں گے۔

☆امیر معاویہ پر طعن کرنے والا:

نسیم الریاض جلد 4 صفحہ نمبر 525 پر حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے، وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

☆افضلیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

کتاب امیر معاویہ صفحہ نمبر 37 پر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی نے مشہور محدث حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز

علیہ الرحمہ میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو سید عالم ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا، وہ عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ سے ہزار گنا زیادہ اچھا ہے۔ کیوں نہ ہو، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کے مزار پرانوار پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور ہمیں ان کی محبت میں زندہ رکھے اور انہی کی محبت میں موت دے اور گستاخان صحابہ کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ